دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرینس نمبر: har 4168　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　تاریخ: 12-07-2017

محفل میلاد سے بچ جانے والے چندے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ گیارہویں، بارہویں وغیرہ کی محفل کے لیے جمع کیے جانے والے چندہ میں سے اگر کچھ رقم بچ جائے، تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

سائل: محمد جنید عطاری (حیدر آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

چندہ جس غرض کے لیے جمع کیا جائے، اسی میں خرچ کرنا ضروری ہوتا ہے، اسے کسی دوسری غرض میں خرچ نہیں کرسکتے، لہٰذا گیارہویں، بارہویں وغیرہ کی محفل کے لیے جمع کیا جانے والا چندہ اگر بچ جائے، تو اسے کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کرسکتے، بلکہ ضروری ہے کہ اگر دینے والے یا ان کے انتقال کر جانے کی صورت میں ان کے ورثا معلوم ہوں، تو بحصہ رسد ان کو دے دیں یا جس کام میں خرچ کرنے کی وہ اجازت دیں، اسی میں خرچ کریں، ہاں اگر معلوم نہ ہوں، تو بچ جانے والا وہ چندہ مثلِ مالِ لقطہ ہے اور کسی بھی نیک و جائز کام مثلاً کسی محفل یا مسجد و مدرسہ میں بھی خرچ کرسکتے ہیں اور کسی فقیر پر بھی صدقہ کرسکتے ہیں۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی چندہ کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ” دینے والے جس مقصد کے لئے چندہ دیں یا کوئی اہل خیر جس مقصد کے لئے اپنی جائداد وقف کرے اوسی مقصد میں وہ رقم یا آمدنی صرف کی جاسکتی ہے۔ دوسرے میں صرف کرنا، جائز نہیں مثلاً اگر مدرسہ کے لئے ہو تو

مدرسہ پر صرف کی جائے اور مسجد کے لئے ہو تو مسجد پر۔"

(فتاوی امجدیہ، ج3، ص42، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ ایک مخصوص مد میں جمع کیا جانے والا چندہ بچ گیا ہے، کیا اسے مسجد میں خرچ کرسکتے ہیں؟ تو آپ نے جواباً فرمایا: "چندہ جس کام کے لئے کیا گیا ہو جب اس کے بعد بچے تو وہ انھیں کی ملک ہے جنہوں نے چندہ دیا ہے کما حققناہ فی فتاونا (جیسا کہ ہم نے اس کی تحقیق اپنی فتاوی میں کی ہے) ان کو حصہ رسد واپس دیا جائے یا جس کام میں وہ کہیں، صَرف کیا جائے، اور اگر دینے والوں کا پتا نہ چل سکے کہ ان کی کوئی فہرست نہ بنائی تھی نہ یاد ہے کہ کس کس نے دیا اور کتنا دیا، تو وہ مثل مال لقطہ ہے، اسے مسجد میں صرف کر سکتے ہیں۔"

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "چندہ کا روپیہ چندہ دینے والوں کی ملک رہتا ہے جس کام کے لئے وہ دیں جب اس میں صرف نہ ہو تو فرض ہے کہ انھیں کو واپس دیا جائے یا کسی دوسرے کام کے لئے وہ اجازت دیں ان میں جو نہ رہا ہو ان کے وارثوں کو دیا جائے یا ان کے عاقل بالغ جس کام میں اجازت دیں، ہاں جو ان میں نہ رہا اور ان کے وارث بھی نہ رہے یا پتا نہیں چلتا یا معلوم نہیں ہو سکتا کہ کس کس سے لیا تھا، کیا کیا تھا، وہ مثل مال لقطہ ہے، مصارف خیر مثل مسجد اور مدرسہ اہل سنت و مطبع اہل سنت وغیرہ میں صرف ہو سکتا ہے، وھو تعالی اعلم۔"

اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

17 شوال المکرم 1438ھ/12 جولائی 2017ء

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے